اشرف التفاسیر

# تفسیر نعیمی

مفسّر

صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی

خلف الرشید

شیخ التفسیر محدث ملت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر


نعیمی کتب خانہ

مفتی احمد یار خان روڈ

چوک پاکستان، گجرات

اشرف التفاسیر

# تفسیر نعیمی

پارہ ۱۷

مفسّر
صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان نعیمی
خلف الرشید
شیخ التفسیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ

ناشر
نعیمی کتب خانہ
مفتی احمد یار خان روڈ ○ چوک پاکستان، گجرات۔

نام کتاب ــــــــــ تفسیر نعیمی پارہ ۱۷ مکمل۔

نام مصنف ــــــــــ صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان یوسف زئی، بدایونی ابن حضرت حکیم الامت مفتی احمد یار خان اشرفی قادری بدایونی

ناشر کتاب ــــــــــ نعیمی کتب خانہ محلہ مسلم آباد مفتی احمد یار خان روڈ گجرات پاکستان

تعداد پہلی بار ــــــــــ گیارہ سو عدد ۱۱۰۰

سن اشاعت ــــــــــ اکتوبر ۱۹۹۹ء اور ۱۴۲۰ھ ہجری جمادی الثانی

مطبع ــــــــــ لاہور


## سرٹیفکیٹ

تین بار اس کی تصحیح کی گئی، اور عربی آیات کی تصحیح تین عدد قرآن مجید سے کی گئی ۱ مکتبہ قرآن کمپنی ۹/۴ ۲ تاج کمپنی ۵۲ پاکستان ۳ مثل تاج کمپنی مطبع دہلی انڈیا تین حضرات نے تصحیح فرمائی۔ ۱ صاحبزادہ مفتی اقتدار احمد خان ۲ صاحبزادہ الحاج محمد عبد القادر خان۔ ۳ مولانا مولوی نذیر احمد مغل صاحب

# التماس

حتی الامکان کوشش و جانفشانی سے حرفاً حرفاً، اس کی اردو عربی تصحیح کی گئی ہے لیکن اس کے باوجود اگر کسی صاحب کو اردو یا عربی کی کوئی غلطی نظر آئے تو براہ کرم پورے حوالے کے ساتھ۔ یعنی صفحہ نمبر سطر نمبر لکھ کر ہم کو آگاہ فرمائیں ہم شکر گزار ہوں گے۔ اجر و ثواب کی امید رب تعالیٰ کی بارگاہ قدس سے ہے۔

شکراً مع الاحترام۔ ادارہ نعیمی کتب خانہ گجرات

کاتب [illegible] گوجرانوالہ

۴ آیت ۸۳ بے شک مجھے شیطان ابلیس نے تکلیف اور بیماری لگائی ہیں اُس کی شرارتوں سے بیخبر نہیں، جب ہمارا بندہ ہر طرح ہر تکلیف غم ورنج کو نہایت بہادری سے برداشت کر کے کامیاب وکامران ہو گیا اور آخر میں دعا عرض کی فَاسْتَجَبْنَا لَهُ فَكَشَفْنَا مَا بِهِ مِنْ ضُرٍّ وَآتَيْنَاهُ أَهْلَهُ وَمِثْلَهُمْ مَعَهُمْ رَحْمَةً مِنْ عِنْدِنَا وَذِكْرَىٰ لِلْعَابِدِينَ۔ تو قبول فرمایا ہم نے اُن کی اِس دعا کو پھر کھول دیئے دور کر دیئے ہم نے وہ تمام ابلیسی مکر وفسون کے جال اور مصائبِ جسمانی اذیت اور بیماری والے اور نئے عطا کئے ہم نے ان کو پہلوں کی مثل اصل رعیال اور ان کی ہی برابر اور بھی بیٹے بیٹیاں رحمت کرتے ہوئے اپنے پاس سے۔ اور تا قیامت نیک لوگوں میں ان کا اچھا چرچہ اور نصیحت اور نمونۂ قدرت اہلِ ایمان کے لیے غرضکہ اُن کو ہم نے نبوت کی شان رسالت کی پہچان بنا دیا۔

# حضرت ایوب علیہ السّلام کے واقعات اور حالات

اسس مضمون میں ۱۱ باتیں بیان کی جائیں گی ۱ آپ کی قومیت ۲ آپ کی نبوت اور بعثت کا زمانہ ۳ آپ کا شجرہ نسب ۴ آپ کا حلیہ مبارک ۵ آپ کا وطنِ ولادت ۶ آپ کی کُل حیاتِ طیبہ ۷ آپ کی اولاد ۸ آپ کی دولت مندی ۹ آپ کی خصائلِ مقدسہ ۱۰ آپ کی بیماری کا قصہ ۱ پہلا بیان یہ کہ ایوب علیہ السلام حضرت ابراہیم علیہ السّلام کی نسل سے تھے اور آپ کی قومیت رومی تھی، بیانِ دوم یہ کہ آپ کی بعثتِ نبوت کے زمانے میں مورخین کے چار قول ملتے ہیں۔ پہلا قول یہ کہ آپ یوسف علیہ السّلام کے بعد رومی قوم میں نبی بنائے گئے دو ہزار سال قبل مسیح یہی صحیح قول ہے۔ بحوالہ بخاری شریف کتابُ الانبیا اور مورخ یعقوبی، ومنقولاتِ سلیمان ندوی آپ کی نبوت میں دوسرا قول یہ کہ آپ سلیمان علیہ السّلام کے بعد عرب قوم میں مبعوث ہوئے پندرہ سو سال قبل مسیح۔ تیسرا قول یہ کہ دمشق کی ایک بڑی بستی نوی کے شہر بغوطہ کی طرف نبی بنائے گئے۔ یہیں آپ کا مزارِ مقدس زیارت گاہِ خاص وعام ہے عیسٰی علیہ السّلام سے ایک ہزار سال پہلے آپ بنی اسرائیل کے نبی تھے، چوتھا قول یہ کہ آپ کی نبوت عرب اور فلسطین دونوں علاقوں میں ہوئی آپ کی اور آپ کے صحیفوں کی زبانِ قدیم اور ابتدائی اصلی اسماعیلی عربی تھی موسیٰ علیہ السّلام سے پانچ سو سال پہلے ان چاروں اقوال میں آپ کی اُمتِ دعوت کی تعداد

تقریباً تین لاکھ بتائی گئی ہے۔ آپ صاحب شریعت رسول تھے آپ کی ملت ابراہیمی تھی آپ کو تین صحیفے ملے۔ پہلا صحیفہ قانون ہیں دوسرا صحیفہ عبادات ہیں، تیسرا احمد و ثنا مناجات میں یہ تینوں عبرانی زبان میں تھے کیونکہ ایوب علیہ السلام اور آپ کی اُمت کی زبان عبرانی تھی۔ بعض نے فرمایا کہ آپ کو ایک صحیفہ ملا اور وہ زبان عربی میں تھا موسیٰ علیہ السلام نے اُس کو عبرانی میں ترجمہ فرمایا آپ پر صرف سو آدمی ایمان لائے۔ اور ان کے علاوہ آپ کے اپنے غلام پانچ سو اور پانچ سو لونڈیاں جوان غلاموں کی بیویاں تھیں اور سب اہل خانہ ایمان لائے۔ بیانِ سوم۔ آپ کا سلسلۂ نسب اِس طرح ہے۔ ایوب بن اُموص بن زارح، یا تارخ بن ردم بن یفقان بن عیص یا عیص بن اسحاق بن ابراہیم۔ آپ کی والدہ لوط علیہ السلام کی چھٹی پوتی تھیں۔ قرآن و حدیث میں آپ کا نام ایوب ہے۔ بائبل میں آپ کا نام جوب ہے اور تالمود میں آپ کو یوحاب کہا گیا۔ آپ کی صرف ایک بیوی تھیں اُن کا نام رحمت بنت افراثیم بن یوسف تھا۔ ایک قول میں رحمت بنت یوسف علیہ السلام تھا اور ایک قول میں ماخیر بنت میشا بن یوسف تھا۔ مگر پہلا قول درست ہے۔ آپ کی دادی حضرت زلیخا تھیں۔ بیانِ چہارم۔ آپ کا قد مبارک لمبا جسم گٹھیلا اور مضبوط۔ بال سیاہ گھنگھریالے آنکھیں بڑی بڑی سیاہ خوب صورت بھنویں گھنی داڑھی مبارک چار انگل لمبی گھنی سیاہ گھنگھریالی، جسم مقدس پر کوئی بال نہ تھا، جسم شریف کا رنگ چمک دار سرخی مائل سفید، جیسا کہ آج کل بھی رومی شامی اور فلسطینیوں کا ہوتا ہے، چہرہ چوڑا دبدبہ اور وجاہت والا اور حسین مکھڑ۔ خندہ کشادہ پیشانی، آپ کے جسم اقدس پر کوئی تل یا داغ نہ تھا۔ آخری عمر تک آپ کی جوانی والی ہمت قوت، وجاہت، خوب صورتی برقرار رہی بیانِ پنجم۔ آپ کا وطن ولادت و رہائش مغربی عرب فلسطین اور دمشق کا سرحدی علاقہ سرزمین عوص کا ایک شہر حوران تھا۔ بعض نے لکھا کہ یہی علاقہ قوم عاد کا مسکن تھا یہ شہر آپ کے تبلیغی وطن بثنیہ، نوی سے تین تو میل دور شمالی دمشق میں ہے آج کل حوران بہت بڑی تجارتی منڈی ہے۔ بیانِ ششم آپ کی پوری دنیوی حیاتِ طیبہ میں تین قول ہیں ایک یہ کہ کل عمر ایک سو اڑسٹھ سال ہوئی اس طرح کہ اسی سال بیماری سے پہلے۔ اور اٹھارہ سال مصیبتوں اور بیماری کے اور صحت کے بعد آپ ستر سال حیات رہے۔ (از تفسیر روح المعانی) بعض نے فرمایا کہ آپ کی کل عمر ایک سو پچیس سال ہوئی تیسرا قول یہ کہ آپ کی کل عمر ترانوے ۹۳ سال ہوئی مگر پہلا قول درست ہے آپ کی تکالیف اور بیماری کی مدت اٹھارہ

سال اس طرح بنتی ہے کہ سات سال تک آپ کے مال و مکانات ختم ہوئے پھر چار سال کے عرصے میں آپ کی اولاد ختم ہوئی اور کھیت باغات تباہ ہوتے رہے پھر سات سال تک آپ طرح طرح کی جسمانی بیماریوں میں مبتلا ہوتے رہے۔ بیماری کے پہلے سال آپ اپنی بستی نوی میں ہی رہے اپنے مکان میں پھر ابلیس کے ورغلانے سے بستی کے لوگوں نے آپ کو بستی سے باہر ایک جھونپڑی بنا کر ڈال دیا اور چھ سال تک آپ اسی جھونپڑی میں رہے جس کو عربی میں کنیسہ صندی میں کٹیا کہا جاتا ہے سندھی میں جھگی، ہشتم بیان یہ کہ آپ کی اولاد، دو شقوں میں بٹی ہوئی ہے پہلی اولاد مصائب سے پہلے دوسری اولاد صحت کے بعد۔ پہلی اولاد میں سب کا اتفاق ہے کہ آپ کے سات بیٹے سات بیٹیاں تھیں اور ابھی کسی کی شادی نہ ہوئی تھی آپ کے بڑے بیٹے کا نام حرمل تھا (تفسیر روح المعانی) صحت کے بعد آپ کی اولاد میں چار قول ہیں ۱۔ بعض نے کہا کہ آپ کی اولاد میں چودہ بیٹے چودہ بیٹیاں ہوئیں اور سب نئے پیدا ہوئے پہلوں کو زندہ نہ کیا گیا یہی قول زیادہ درست ہے۔ اور اس آیت مبارکہ وَاٰتَیْنٰهُ اَهْلَهٗ وَمِثْلَهُمْ مَّعَهُمْ کے مطابق ہے۔ دوم یہ کہ آپ کی پہلی اولاد بھی زندہ کی گئی کیونکہ وہ حقیقی اور تقدیری موت سے نہ مری تھی بلکہ آزمائشی موت تھی جیسے کہ عزیر علیہ السلام کی سو سالہ وفات۔ اور نئی اولاد میں نو بیٹے نو بیٹیاں پیدا ہوئیں کل ملا کر سولہ بیٹے سولہ بیٹیاں ہوئیں تیسرا قول یہ کہ پہلی اولاد بھی زندہ کی گئی اور نئی اولاد میں پانچ بیٹے پانچ بیٹیاں ہوئیں کل ملا کر بارہ بیٹے بارہ بیٹیاں ہوئیں۔ چوتھا قول یہ کہ نئی اولاد میں تین بیٹے تین بیٹیاں ہوئیں اور پہلی اولاد بھی زندہ کی گئی کل دس بیٹے بیٹیاں۔ مگر یہ سب اگلی پچھلی اولاد آپ کی ایک ہی بیوی رحمت بنت زلیخا سے ہوئی، حضرت رحمت حضرت زلیخا کی پوتی تھیں۔ بعد میں ایوب علیہ السلام نے اپنی سب اولاد کی شادیاں کیں اور اللہ تعالیٰ نے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں بھی کثرت سے عطا فرمائے ان کی بھی چہل پہل دیکھی خدمتیں لیں بیان ہشتم۔ گروہ انبیاء علیہم السلام میں آپ سب سے زیادہ امیر اور دولت مند ہوئے آپ کی دولت زیادہ تر صدقات و خیرات میں تقسیم ہوتی تھی۔ مصائب سے پہلے آپ کے پاس ہر قسم کا پالتو جانور۔ اور لونڈی غلام کاشتکاری کی بے شمار زمین کھیت اور باغات تھے۔ اس کے علاوہ مکانات مہمان خانے اصطبل طبیلے، عبادت خانے اور گھریلو ساز و سامان تھا۔ سونا چاندی سے آپ کی تجوریاں بھری تفاسیر و تواریخ میں ہے کہ آپ کے قصر نما مکانات قری علاقہ بلقا میں تھے آپ کے باغات علاقہ

خوارزم میں آپ کی کاشتکاری زمین علاقہ شام میں پھیلی پڑی تھی آپ کے جانوروں میں تین ہزار اونٹ نر و مادہ سات ہزار بکریاں، ایک ایک ہزار گائیں گھوڑے، گدھے نر و مادہ خچر، اور کھیتی باڑی کے لیے پانچ سو جوڑی بیلوں کی ان کا سامان اُٹھانے کے لیے د ہل پنجالی وغیرہ گدھے ایک سو، اور بیلوں کھیتوں کی دیکھ بھال و کاشت کے لیے پانچسو غلام اور اتنی ہی لونڈیاں ان کی بیویاں، مختلف غلوں کے لیے گودام سونے چاندی کے لیے تجوریاں فَالْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى ذَالِكَ۔ بیانِ نہم آپ کی سیرتِ طیبہ یعنی عادات و خصائلِ حمیدہ مندرجہ ذیل ہیں، اگرچہ آپ کی شریعت میں صرف ایک نمازِ ظہر دو رکعت فرض تھی، اور سابقہ تمام شریعتوں میں ایک ایک نماز ہی فرض جن کا ابتدائی وقت تو مقرر ہوتا تھا مگر انتہائی وقت کوئی مقرر نہ تھا۔ وقتِ معینہ پر نماز شروع کرنے کے بعد جب تک چاہتے پڑھتے رہتے۔ بعض وقت تو انبیاء علیہم السلام اپنی یہ فرض نماز تین تین دن تک پڑھتے رہتے، اور دوسرے دن کا وقتِ معینہ آنے پر وہی نماز دوسرے دن کی بن جاتی، حضرت سلیمان علیہ السلام اپنی عصر کی نماز شروع فرماتے تو ایک ایک رکعت کا قیام دو دو ماہ تک قائم رکھتے بغیر کچھ کھائے پئے یہ بھی آپ کا معجزہ تھا، حضرت ایوب علیہ السلام کی روزمرہ کارکردگی اس طرح شروع ہوتی کہ طلوعِ آفتاب سے تبلیغِ دین درس و تدریس اور دنیوی کام۔ بوقتِ ظہر نماز شروع فرماتے تو یہ دو رکعت عشاء کے وقت ختم فرماتے پھر طعام و کلام اس کے بعد اہلِ خانہ کو تبلیغ و تعلیم فرماتے پھر کچھ دیر آرام فرماتے پھر ذکر و اذکار میں صبح تک مشغول رہتے جس میں صحف کی تلاوت بھی ہوتی یہ تلاوت ہر رکعت میں بھی ہوتی تھی آپ کی تبلیغ کا طریقہ یہ تھا کہ آپ روزانہ اپنے مہمان خانے میں لوگوں کو بلاتے کھانا کھلاتے اور تبلیغ بھی فرماتے اس طرح تقریباً ایک ہزار مہمان روزانہ آپ کے مہمان بنتے جن میں مسافر مزدور، بیوگان یتیم بچے بھی شامل ہوتے۔ اس کے علاوہ بھی آپ بیواؤں یتیموں کی بہت مدد فرماتے نیز جو سائل جو مانگتا جتنا مانگتا اتنا ہی دے دیتے، کبھی کسی سائل کو خالی نہ بھیجا۔ اتنی دولت مندی کے باوجود عاجزی مسکینی اتنی کہ نہایت انکساری سے فقیروں مسکینوں کے ساتھ بیٹھ جاتے۔ تکبر و غرور کا دور دور تک نام و نشان بھی نہ تھا۔ آپ تمام زندگی کبھی کسی پر ناراض نہ ہوئے ہر شخص سے مسکرا کر ملتے عمدہ کھاتے پہنتے، پر تتے اور عمدہ خیرات فرماتے بہت مشفقانہ انداز میں پیار بھرے لہجہ سے تبلیغ فرماتے۔ (از تفسیر خازن۔ مدارک، بیضاوی روح البیان روح المعانی، مظہری) دسواں بیان آپ کی مصائب کا قصہ اس طرح ہے کہ آپ کی کثرت

عبادت و ریاضت سے خوش ہو کر رب تعالیٰ نے بذریعے جبریل امین تمام آسمانوں میں اعلان فرمایا کہ ہر آسمان کے تمام فرشتے ایوب علیہ السّلام پر کثرت سے رحمت کی دعائیں مانگا کریں یہ وہ زمانہ تھا جب ابلیس کو تمام آسمانوں پر گھومنے پھرنے کی اجازت تھی بلندیوں پر ابلیس کا داخلہ علی الترتیب اس طرح بند ہوتا رہا۔ اولاً آدم علیہ السّلام کے وقت جنت میں داخلہ بند ہوا، پھر ولادتِ عیسیٰ علیہ السّلام سے اوپر کے تین آسمانوں پر داخلہ بند ہوا۔ پھر آقائے کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد میلاد سے تمام آسمانوں بلکہ ملائکہ کی باتیں سننے سے بھی ممانعت ہوئی زمانۂ اولیٰ میں ایک مرتبہ ابلیس لعین آسمانوں پر گیا تو دیکھا کہ ہر فرشتے کی زبان پر حضرتِ ایوب علیہ السّلام کا نامِ مقدس بڑی عزت و احترام اور دعاؤں کے ساتھ جاری ہے پس حسد کی آگ میں جل بھن گیا اور اس تذکرۂ ایوبی کی وجہ پوچھی، کسی فرشتے نے بتا دیا کہ رب تعالیٰ ایوب علیہ السّلام سے خوش ہے اُن کی کثرتِ ریاضت عبادت قبول ہے اس بنا پر ہم سب فرشتوں کو ان کے لیے دعاءِ رحمت کرنے کا حکم ہے۔ ابلیس نے کہا کہ اتنی مال دولت اور عیش و عشرت میں تو عبادت اور شکر ہر شخص کر لیتا ہے مگر غریبی تکلیف مصائب میں بڑے بڑے گلے شکوے شکایت اور کفر و کفران کرنے لگتے ہیں ایوب کی عبادت ریاضت اور شکر گزاری بھی صرف دولت صحت مسرت کی وجہ سے ہے اگر ان سے بھی یہ سب عیش و عشرت چھین لیا جائے تو یہ بھی کفران و کفر کریں گے ملائکہ نے کہا ارے بدبخت تیری یہ بات غلط ہے یہ عام بشر نہیں یہ تو اللہ تعالیٰ کے نبی رسول ہیں انبیاء علیہم السّلام ہر حال میں بے مثل مخلوق ہوتے ہیں یہ حضرات شکر و صبر کے پہاڑ اور برداشت و ہمت کی چٹان ہوتے ہیں تو ان کی حقیقتِ شان کو سمجھ ہی نہیں سکتا نہ ان کو تبدیلِ حال سے فرق پڑتا ہے نہ امیری و غریبی صحت و بیماری عسرت و یسرت کے آثار چڑھاؤ سے، ابلیس کہنے لگا یہ غلط ہے نبی اور عام انسان میں کوئی فرق نہیں نبی بھی علم و عمل شکران و کفران، صبر و شکایت گلے شکوے میں ہر بشر جیسا ہی ہوتا ہے۔ اگر مجھ کو ایوب کے مال دولت پر تسلط مل جائے تو میں دیکھوں گا کہ ایوب غربت میں کس طرح عبادت کرتا ہے ایسی ناشکریاں بے صبریاں کرے گا کہ دنیا دیکھے گی اور سب کیا دھرا غارت ہو جائے گا، اللہ تعالیٰ عزّ و جلّ کی طرف سے جواب آیا کہ ابلیس سے کہہ دو ہم نے اس کو ایوب کے تمام مال پر تسلط دیدیا جا تو اپنا شوق پورا کرلے یہ پیغام اور تسلط کا اختیار پا کر ابلیس خوش ہو گیا اور زمین پر دوڑا واپس آیا اور تمام روئے زمین کے طاقتور

جنات کو جمع کیا اور بولا کہ مجھ کو ایوب کے مال پر تسلط ملا ہے میں چاہتا ہوں کہ اس کا سب مال تباہ کر دیا جائے تم میری مدد کرو تب ایک بڑے عفریت نے کہا مجھ میں یہ قوت ہے کہ میں کسی جگہ میں پھونک ماروں تو آگ کے بڑے بڑے اعصار یعنی بگولے اٹھیں اور ارد گرد کی تمام اشیا کو جلا کر راکھ کر دیں۔ ابلیس نے خوش ہو کر کہا کہ جا اور اپنے اسی عمل سے ایوب کے تمام اونٹ اور چرواہے رہائش قبیلے وغیرہ تباہ کر دے وہ جن گیا اور آگ کے بگولوں سے یہ تمام اشیا جلا ڈالیں ادھر ابلیس خود ایک چرواہے کا بھیس بدل کر ایوب علیہ السلام کو ورغلانے آیا اور نہایت غمزدہ صورت بنا کر بولا کہ آپ کے تمام اونٹ ان کے چرواہے قبیلے سب جل گئے صرف میں بچ نکلنے میں کامیاب ہوا ہوں اور یہ روئیداد سنا کر خود ہی آپ کی ہمدردی اور اللہ تعالیٰ کی ناشکری کے الفاظ بولنے لگا تاکہ آپ بھی غمزدہ اور پریشان ہو کر ناشکری بے صبری والے الفاظ بولیں آپ اس وقت نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو اس کو جھڑکا اور فرمایا کہ یہ اللہ تعالیٰ ہی کی دی ہوئی نعمتیں تھیں اس نے لیں تو کیا ہوا بلکہ اچھا ہے ان کی رکھوالی کی فکر گئی عبادت کے لیے اور زیادہ وقت ملے گا اور اللہ تعالیٰ سے عرض کیا کہ یا اللہ تیرا شکر و احسان ہے پہلے میں دن میں کچھ وقت اس مال کی محبت میں رہتا تھا اب یہ فکر نہ ہوگی۔ ابلیس ایوب علیہ السلام کی زبان سے اپنے لیے جھڑک و زجر رب تعالیٰ کے لیے صبر و شکر کے الفاظ سن کر غمزدہ اور پریشان ہو کر وہاں سے پلٹا اور پھر جنات کو جمع کیا اور اپنی پریشانی کا ذکر کیا اور بولا کہ میں ایوب کو ورغلا نہ سکا میرا داؤں غلط ہوا، لہٰذا اب پھر میری مدد کرو تب ایک بڑے دیو نے کہا کہ مجھ میں یہ قوت ہے کہ اگر میں چیخ ماروں تو دور تک کے جانداروں کی جان نکل جائے ابلیس نے خوش ہو کر کہا کہ تو ایوب کی بکریوں میں تباہی مچا دے وہ گیا اور چیخ ماری تو سب رکھوالے اور تمام بکریاں مر گئیں ابلیس خود قہرمان یعنی گڈریے کا بھیس بدل کر حضرت ایوب کے پاس آیا اور اسی طرح آکر ورغلانے اور بکریوں تمام گڈریوں کی موت کا حال سنانے لگا اور بولا کہ صرف میں جان بچا سکا ہوں۔ ایوب علیہ السلام نے وہی پہلا شکر و صبر والا جواب دیا اور نماز میں مشغول ہو گئے۔ ابلیس پھر ذلیل و ناکام ہو کر پلٹا پھر تمام جنات کو جمع کیا اور بولا کہ ایوب تو بڑا بہادر صابر و شاکر نکلا اتنی بڑی بربادیوں پر بھی اس کو کچھ غم نہ ہوا بلکہ اور زیادہ شاکر و عابد بن گیا ہے، میری پھر مدد کرو۔ ایک بڑے جن نے کہا کہ مجھ میں زبردست

طوفانی آندھی چلانے کی قوت ہے جب میں آندھی چلاؤں تو ارد گرد کچھ نہیں رہتا، ابلیس بہت خوش ہوا اور اس کو کہا کہ جا تو اب ایوب کے تمام کھیت باغات وغیرہ تباہ کر دے وہ جن گیا اور اپنی ایسی آندھیاں چلائیں کہ ایوب علیہ السلام کے تمام کھیت باغات بیل اور کاشتکار غلام لونڈیں ہلاک ہو گئیں اور طوفانی آندھیوں نے سب کچھ اکھاڑ پچھاڑ کے برباد و ویران کر دیا، ادھر ابلیس ایک ایک مزارع کا بھیس بدل کر آیا آپ اس وقت بھی نماز میں تھے۔ ابلیس رویا پیٹا اور اللہ تعالیٰ پر طعن کرتے ہوئے کہنے لگا کہ اسی نے آندھی طوفان چلا کر سب کچھ تباہ کر دیا۔ اس نے بڑا ظلم کیا اور بھی بہت سی نازیبا باتیں رب تعالیٰ کی شان میں کرتا رہا تاکہ ایوب بھی پریشان اور غمگین ہو کر کچھ ناشکری کی بات کر دیں یا منہ سے کوئی گلہ شکوہ ہی بول دیں تاکہ شیطان کی کچھ تو بات بن جائے اسی طرح اس کا بھرم رہ جائے ایوب علیہ السلام نے نماز سے فارغ ہو کر اس کو سخت جھڑکا اور فرمایا کہ میں تو ماں کے پیٹ سے ننگا ہی پیدا ہوا تھا اور ایک کفن میں ہی جانا ہے میں کیا ہوں ایک عاجز بندہ یہ سب اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے دولت شوکت عطا فرمائی یہ اس کی امانتیں ہیں جب چاہے دے جب چاہے لے لے ہم کو گلے شکوے کا کیا حق پہنچتا ہے۔ ابلیس پھر ذلت کا منہ لے کر بھاگ گیا اور انتہائی پریشانی مایوسی اور فکر کی حالت میں اپنے لشکروں کو پھر جمع کیا اور سخت پریشانی گھبراہٹ میں بولا کہ دوستو کچھ اور کرو۔ ایوب پر تو میرے کسی بھی داؤں اور وسوسانے ور غلانے اور کسی بھی مصیبت بربادی کا کچھ ذرہ بھر اثر نہیں ہوا میں سخت شرمندہ ہوں میں نے تو فرشتوں کو بڑے دعوے سے کہا تھا کہ میں ایوب کو ایک دم ورغلا کر گمراہی میں ڈال دوں گا یہ میری بڑی سوچی سمجھی اسکیم اور منصوبہ و منصوبہ بندی تھی۔ مگر حیرت ہے اس کی شکرگزاری پر جنات پھر اٹھے اور کبھی گھوڑوں، کبھی خچروں، کبھی گایوں کبھی گدھوں ہر قسم کے نر و مادہ کو بھر ساز و سامان سونا چاندی گھر دن غلے کے گوداموں کو تباہ برباد کر دیا۔ غرضیکہ سالانہ تباہی کر کے گیارہ سال کے عرصہ میں ۱۱ اونٹ ۱۱ بیل ۲ کھیت ۲ باغات ۵ بکریاں ۱۰ غلام ۷ لونڈیاں، ۵ گائیں ۱۱ گھوڑے ۱۰ گدھے ۱۱ خچر ۱۲ ساز و سامان ۱۲ چاندی ۱۲ سونا۔ سب کچھ تباہ کر کے حضرت ایوب کو بالکل غریب کر دیا اور ہر مرتبہ ہر طرح ورغلایا اور گمراہ کرنے کی کوشش کی مگر ایوب علیہ السلام کے پائے استقامت میں ذرہ بھر لغزش نہ آئی اور ہر بار ہی شکرِ الٰہی حمد و عبادت کی کثرت ہی بڑھائی اور بھیس بدلے ہوئے ابلیس کو وہی ایمان افروز جواب دیا جو پہلی بار دیا تھا۔ اب ابلیس کو

محسوس ہوا کہ نبوت کی شان رسالت کی برداشت اور انبیاء علیہم السلام کا صبرِ جمیل کیا ہے۔ کتنا عظیم ہے اِن سے ٹکر لینا کوئی آسان نہیں۔ اب اُسے معلوم ہوا کہ وجودِ نبوت بھی قدرت کا عجیب زبردست شاہکار ہے لیکن ابھی ایک مرحلہ باقی تھا سوچنے لگا کہ یہ تو دولت اور جانوروں کی تباہی ہے۔ اس پر صبر کیا جا سکتا ہے ابھی قلبی رِقّت جگری محبت اور شفقتِ پدری پر ہاتھ نہیں پڑا اب ذرا آنکھوں کی ٹھنڈک جگر کے ٹکڑوں اولاد پر تو ہاتھ ڈال کر دیکھوں یقیناً ان کی موت وجُدائی برداشت نہ کر سکے گا اور کُفران وکُفر کر گزرے گا یہ سوچ کر آسمانوں پر گیا اور عرض کیا الٰہی مجھے ایوب کی اولاد پر بھی تسلط عطا فرما۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ تجھ کو ایوب کے اہل وعیال پر بھی تسلط دیدیا گیا جا یہ بھی اپنی حسرت پوری کر لے۔ ابلیس خوشی خوشی لوٹا پھر ایک دن ایک محل نما مکان میں ایوب علیہ السلام کی تمام اولاد اپنے بڑے بھائی حرمل کی دعوت پر جمع تھی۔ ابلیس نے اپنے جنات کی مدد سے وہ مکان گرا دیا سب بہن بھائی اور گھر میں موجود لوگ دیگر مر گئے۔ پھر ابلیس ان کے معلّم کی شکل بنا کر زخمی چہرے خون آلود کپڑوں میں روتا پیٹتا خدمتِ ایوب علیہ السلام میں آیا اور نہایت دردناک مرثیے پڑھتا ہلاکت روئداد سنانے لگا۔ اور اللہ تعالیٰ کے شکوے ناشکری بے صبری کی باتیں کرنے لگا اور خاک اٹھا اٹھا کر سر میں ڈالنے سینہ پیٹنے لگا، ایوب علیہ السلام اُس وقت بھی نماز پڑھ رہے تھے جب نماز سے فارغ ہوئے تو آپ نے ان حرکتوں سے اُس کو روکا اور حمدِ الٰہی کے بعد نہایت سکون سے فرمایا یہ سب اللہ تعالیٰ کی امانتیں تھیں جو اُس نے واپس لے لیں بے شک ہم سب اُسی کے ہیں اور اُسی کی طرف لوٹنا ہے اور فرمایا کہ بدبخت ہے وہ انسان وہ بندہ جو اپنے رب کریم کی ناشکری کرتا ہے بندہ تکلیف اور بیماری وغم کو دیکھتا ہے۔ رب تعالیٰ کی کروڑوں اُن نعمتوں کو نہیں دیکھتا جو اُس نے اپنی تمام مخلوق پر بکھیریں مجھے اولاد کے فوت ہونے کا غم ضرور ہے مگر ناشکری بے صبری نہیں حکمتِ باری پر ہر دل راضی اور خوشی اس بات کی ہے کہ ایمان سلامتی سے گئے لہٰذا آخرت میں ملاقات ہوگی اُس چند روزہ جدائی پر کیا گھبرانا کیا مچلنا تڑپنا پیٹنا کوٹنا۔ ایک شیعہ مفسر نے لکھا کہ وفاتِ اولاد کا سن کر ایوب علیہ السلام نے خوب ماتم کیا اور سر میں خاک ڈالی اسرائیلیات میں بھی یہاں بہت سی لغویات کذبیات لکھ دی گئی ہیں اُن کی دیکھا دیکھی ہمارے چند متقدمین مفسرین نے بھی ایوب علیہ السلام کے متعلق چند ایسی ہی باتیں لکھ ڈالیں اور اندھا قلم چلا دیا اور یہاں

تک لکھ دیا کہ ابلیس ایوب کی ناشکری بے صبری ماتم پیٹنا کوٹنا دیکھ کر بہت خوش ہوا کیونکہ اب اُس کی دلی مراد پوری ہوگئی تھی اور فوراً آسمانوں کی طرف بھاگا، ادھر ایوب جب رو دھو کر فارغ ہوئے تو اپنی ناشکری بدزبانی کی معافی مانگی توبہ کی جو قبول ہوئی اور ابلیس کے پہنچنے سے پہلے آپ کی توبہ پہنچ گئی، ابلیس نے فرشتوں سے کہا کہ ایوب نے یہ یہ کفریات کئے ہیں تب فرشتوں نے ابلیس کو ایوب کی توبہ اور اُس کی قبولیت کا ذکر سنا دیا تو ابلیس خائب و خاسر شرمندہ ہو کر لوٹا. مگر مفسرین کی یہ سب باتیں جاہلانہ احمقانہ لغویات کذبیات اور اندھا ظلم ہے. شانِ نبوت اِن خرافات سے پاک ہے اگر خدا نخواستہ اس طرح ہوا ہوتا تو ابلیس آج تک اِس پر اور اپنی کامیابی پر ناز کرتا پھرتا ایسی توبہ کو کچھ اہمیت نہ دیتا اور ویسے بھی گناہ کر لینے کے بعد توبہ کر لینا کوئی اہم بات نہیں یہ تو عام مومن بھی کرتا رہتا ہے دن رات اس کا مشاہدہ ہے معلوم ہمارے مفسروں کی عقل ایسے نازک مقام پر کیوں کام نہیں کرتی لکیر کے فقیر بن جاتے ہیں اچھی خاصی تفسیر لکھتے لکھتے ذرا سی غلطی سے تمام نیکی برباد کر دیتے ہیں مگر حقیقت یہی ہے کہ اولاد کی وفات پر بھی ایوب علیہ السّلام نے بعد حمدِ الٰہی اور صبر و شکر ہی کیا اور اب بھی ابلیس ذلیل و خوار ہو کر ہی بھاگا لیکن ابھی بھی اس کو سکون نہ آیا دل میں تڑپتا جلتا اور نئے نئے منصوبے سوچتا ہی رہا ایک دن عرض کرتا ہے مولیٰ اتنے مصائب پر تو واقعی ایوب نہ ڈگمگائے نہ میرا ورغلانہ وسوسانہ اس کا کچھ بگاڑ سکا اس کی وجہ یہ کہ یہ غیروں کا معاملہ تھا جس میں صرف غم و افسوس ہی ہو سکتا ہے اور اُس کو برداشت کیا جا سکتا ہے سو ایوب نے بھی برداشت کر لیا مگر یقین سے کہتا ہوں کہ اگر تو مجھ کو اُس کے جسم پر تسلط دے تو اس کو میں ایسی تکلیفیں بیماریں پہنچاؤں کہ کبھی برداشت نہ کر سکے اور تڑپ تڑپ کر کفران کرے سب عبادت ریاضت چھوڑ دے. رب تعالیٰ کی طرف سے جواب آیا کہ اگرچہ تو اپنی پہلی اُس بات میں ناکام و ذلیل ہو چکا ہے کہ انسان عبادت صرف عیش و عشرت میں ہی کرتا ہے غربت مصیبت میں نہیں کرتا اور اب تجھے حق نہیں پہنچتا کہ تو نئے نئے مطالبے کرے لیکن اب اگر تیری یہی خواہش ہے تو یہ بھی حسرت نکال لے اور تجھ کو ایوب کے جسم پر بھی تسلط دیا جاتا ہے. بغیر پانچ اعضا کے ۱ زبان ۲ آنکھیں ۳ قلب ۴ عقل ۵ آنتیں۔ اور ایوب کی روح پر بھی تیرا تسلط نہیں ہو سکتا ابلیس لعین خوش ہو کر پلٹا اور ایّوب علیہ السّلام کے پاس آیا دیکھا کہ آپ نماز پڑھ رہے ہیں جب آپ سجدے میں گئے تو ابلیس نے آپ کی ناک میں جادو کی ایسی پھونک ماری

کہ آپ کے خون میں آگ کی لہر دوڑ گئی آپ گرنے لگے مگر قوتِ ارادی سے سنبھلے بمشکل وہ نماز پوری کی اہل خانہ میں صرف بیوی رحمت ہی رہ گئی تھیں ان کو بلایا اور فرمایا اب مجھ پر بیماریوں کا دور شروع ہونے والا ہے اب میرا خاص خیال رکھنا ہے کہ کسی بھی حالت میں کوئی میری عبادت نہ رہنے پائے نہ کمی واقع ہو۔ آپ کی جسمانی بیماری کی ابتدا خارش سے شروع ہوئی۔ آپ اپنے ناخنوں سے کھجلاتے یہاں تک کہ چند دنوں میں آپ کے ہاتھوں کے تمام ناخن جھڑ کر گر گئے۔ پھر آپ کھردرے پتھروں اور لکڑی کے ٹکڑوں سے کھجلاتے جس سے آپ کو زخم بن جاتے اور جسم پر نابلبل یعنی موٹے موٹے سیاہ آبلے پڑنے پھر وہ پھوٹتے اُن سے زہریلا پانی نکلتا خون بہتا یا پیپ بہتا اور جہاں جہاں لگتا آبلے بنتے چلے جاتے جو زخم پرانے ہوتے ان میں باریک باریک کیڑے پیدا ہونے لگے۔ یہاں تک کہ سارا جسم کیڑوں سے بھر گیا۔ ابلیس روزانہ مختلف دوستوں کی شکلوں میں آکر ورغلاتا اور مولیٰ تعالیٰ کی گستاخیاں کرتا اور بڑا ہمدرد بنتا مگر آپ شکرِ الٰہی ہی کرتے اور اس بیماری اور زخموں کے کیڑوں کو اللہ تعالیٰ کا مہمان کہتے یہاں تک کہ اگر کوئی کیڑا زمین پر گر جاتا تو اُس کو اٹھا کر زخم میں رکھ لیتے ایک سال اسی طرح اپنے ایک بقیہ گھر میں بستی کے اندر ہی گزارا، ایک دن ابلیس نے شکلِ انسانی میں آکر بستی والوں کو ورغلایا کہ اگر یہ بیمار بستی میں رہا تو یہ بیماری تم سب کو بھی لگ سکتی ہے تب لوگ ڈر گئے اور آپ کے پاس آنا چھوڑ دیا اور کچھ دنوں بعد ہی خوف سے آپ کو بستی سے باہر ایک گندی جگہ ڈال دیا اور آپ کے لیے ایک چھوٹی سی جھونپڑی کینسہ بنا دی یعنی چھپر ڈال کر جھگی۔ یہ عریشہ (چھپر) آپ کو دھوپ و بارش سے بچاتا۔ بعض لوگوں نے لکھا کہ ایوب علیہ السّلام کے جسم سے سخت بدبو کی وجہ سے آپ کو بستی کے باہر ڈالا گیا۔ مگر یہ قطعًا غلط اور اسرائیلی کذبیات میں سے ہے اس لیے کہ انبیاء علیہم السّلام کے اجسامِ مقدسہ میں بدبو آسکتی ہی نہیں بلکہ کوئی گھن والی قدرتی بیماری بھی نہیں لگ سکتی ایوب علیہ السلام کی یہ بیماری قدرتی یا موسمی نہ تھی یہ تو ابلیس کا جادو تھا، اجسامِ انبیاء ذکرِ الٰہی کے خوشبودار پھول ہیں۔ ان کے پسینوں میں بھی عطر و عنبر سے زیادہ خوشبو ہوتی ہے۔ چھ سال اسی طرح باہر جھونپڑی اور عریشہ (چھپر) میں گزر گئے صرف آپ کی بیوی رحمت ہی آپ کے پاس رہتیں یا ملائکہ زیارت کرنے سلام حاضری دیتے آپ کے جسم کا تمام گوشت کیڑوں نے کھا لیا تھا صرف اندرونی اعضا اور ہڈیاں کھال ہی رہ گئی تھی۔ تمام کھال پر آبلے اور زخم تھے اس

باوجود ایک آن کے لیے بھی آپ کبھی ذکر الٰہی سے غافل نہ ہوئے۔ ایک دن بیوی نے عرض کیا کہ آپ رب تعالیٰ سے دعا مانگیں تاکہ آپ کو شفا عطا ہو آپ نے فرمایا میری گذشتہ عمر کتنی ہے بیوی نے عرض کیا تقریباً اسّی سال تو آپ نے فرمایا کہ میں نے اسّی سال رب جلیل کی نعمتوں میں گزارے اب اتنی تھوڑی مدت میں اس کی بھیجی ہوئی تکلیفوں سے گھبرا جاؤں مجھے شرم آتی ہے شفا کی دعا مانگتے ہوئے جب اسّی سال بیماری کے بھی گذر جائیں گے تب بھی شفا کی دعا مانگنے کا سوچوں گا (اللہ اکبر کیا شان ہے انبیاء علیہم السّلام کے صبرِ جمیل کی) جب سات سال بیماری میں گزر گئے تو ابلیس نے جو اپنی مکاریوں حیلوں وسوسوں سے ایک دن بھی چپ نہ بیٹھا تھا اس نے پھر ایک دن تمام جنات کو جمع کیا اور کہا کہ دوستو میں سخت پریشان فکر مند ہوں کہ میں نے اب تک ایوب کے خلاف ہر طرح کی سازش کر لی برے سے برا سخت سے سخت سلوک کر کے دیکھ لیا جادو جناتی ہر قوت اس پر آزما لی ہر قسم کا غم پریشانی درد بیماری اذیت دے کر اپنی پوری قوتیں اس پر خرچ کر دیں جو آج تک کسی انسان پر نہ پڑیں مگر حیرانی ہے کہ ایوب پر میرا کوئی مکر نہ چل سکا میں فرشتوں کے سامنے شرمندہ ہوں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہا اگر ایوب کسی موقعہ پر ایک لفظ بھی ناشکری بے صبری کا بول دیتے تو میری کچھ عزت رہ جاتی یہ تو اب میری انا کا مسئلہ بن گیا ہے۔ ایوب کو پھنسانے پھنسانے الٹا میں پھنس گیا ہوں یہ معاملہ اب میرے گلے پڑ گیا ہے۔ میری کچھ مدد کرو اور مجھ کو کوئی نیا حیلہ بتاؤ۔ مجھے پتہ نہ تھا کہ ایوب اتنا سخت جان ہوگا میں تو اس کو عام بشر کی مثل ہی سمجھتا تھا، جنات نے کہا اب ہم تیری کیا مدد کر سکتے ہیں جو کچھ ہم سے ہو سکا تھا ہم نے تیرے کہنے سے کیا ہم روئے زمین کی تمام جناتی سفلی طاقتیں مل کر بھی فقط ایک نبی کا کچھ نہ بگاڑ سکے نہ اپنا اصل مقصد حاصل کر سکے تجھے کس نے کہا تھا کہ خواہ مخواہ بیٹھے بٹھائے نبوت سے ٹکر لینے کی ٹھان لی یہ تو شکر کر کہ اس نے صبر و تحمل سے تیری ساری بدسلوکی برداشت کی اور جوابی کارروائی نہ کی ورنہ نبی کا تو ایک درد ہی ہم سب کو جلا کر بھسم کر دیتا۔ نبی کا تو غلام بھی اگر ہم کو جکڑ لے تو ہم اپنے آپ کو چھڑا نہیں سکتے اور کچھ کر نہیں سکتے، ایوب صرف صابر ہی نہیں حلیم بھی ہیں۔ ہاں البتہ اب ایک ہی آخری حربہ مکر رہ گیا ہے اس کو بھی آزما کر دیکھ لے شاید تیری کچھ بات بن جائے اور عزت رہ جائے۔ یہ بتا کہ تو نے آدم کو جنت سے نکلوانے میں کس طرح کامیابی حاصل کی تھی۔ ابلیس بولا اس وقت اس کی بیوی حوّا کو ورغلایا تھا تب بات بن گئی تھی جنات

نے کہا کہ بس اب بھی ایوب کی بیوی کو ورغلا اور اُس کے ذریعے کفر پھیلا۔ ابلیس خوش ہوگیا اور کہا کہ ہاں یہ چال ٹھیک ہے۔ تب ایک دن ابلیس بہت خوب صورت دراز قد انسان کی شکل میں بہت بڑے گھوڑے پر سوار ہو کر آیا آپ کی بیوی جھونپڑی سے کچھ دور بیٹھی کھانا پکا رہی تھیں وہ گھوڑا سوار پاس آیا اور بولا اے بی بی تو مجھ کو پہچانتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نہیں، تو کہنے لگا کہ میں زمین کا الٰہ ہوں تیرے خاوند ایوب پر اس لیے اتنی مصیبتیں آئی ہیں مال تباہ اولاد فنا حسن وجوانی صحت برباد ہوئی کہ اُس نے آسمان کے الٰہ کی عبادت کی لیکن میری یعنی زمین کے الٰہ کی عبادت نہ کی، اگر اب بھی یہ اور تو دونوں میری بندگی کرلو تو پھر سب کچھ واپس مل سکتا ہے اور میری عبادت میں صرف چار کام کرلو ۱ اپنے خاوند سے کہو کہ وہ مجھ کو صرف ایک سجدہ کرے ۲ تو بھی مجھ کو سجدہ کر ۳ یہ بکری کا بچہ ہے اس کو میرے نام پر ذبح کر دو ۴ اس کو پکا کر بغیر بسم اللہ پڑھے اس کو کھا لو، صرف ایک دفعہ یہ چار کام کرلو تو وہ سب کچھ میں تم کو واپس دیدوں گا جو تم سے چھین لیا گیا ہے بیوی نے خوش ہو کر کہا کیا واقعی ایسا ہو سکتا ہے ابلیس نے کہا ہاں بلکہ بہت جلدی بیوی نے کہا اچھا میں ان سے ذکر کروں گی ابلیس بڑا مسرور ہوا کہ چلو اب شاید کام بن جائے اور ابلیس یہ کہہ کر غائب ہوا بیوی جلدی جلدی جھونپڑی میں آئی اور اسی جھانسے میں آگئی کہ چلو اب اٹھارہ سالہ مصیبتیں تو ختم ہو جائیں گی اور بکری کا بچہ حضرت ایوب کو دکھا کر ساری بات بتائی ایوب علیہ السّلام کو زندگی میں پہلی بار سخت غصہ آیا اور فرمایا ارے کم عقل وہ بدبخت ابلیس تھا جو بھیس بدل کر اب تیرا دین وایمان بھی چھیننا چاہتا تھا، تو نے اسی وقت اُس پر لعنت کیوں نہ بھیجی میری تکلیف کے غم میں تو اصلیت کو میری تعلیم وتربیت کو بھول گئی اور شیطان کے فریب میں آگئی اگر مجھ کو میرے رب تعالیٰ نے شفا بخشی تو میں تجھ کو اس گناہ کی سزا میں سو کوڑے ماروں گا آپ نے یہ قسم فرما کر فرمایا جا ہٹ جا میری نظروں سے دور ہو جا میں تجھ سے ناراض ہوں اب میں تیرے ہاتھ سے نہ کچھ کھاؤں گا نہ پیوں گا۔ بیوی افسردہ غمزدہ اور پشیمان ہو کر اُس وقت وہاں سے چلی گئی تب اٹھارہ سال بعد آپ نے یہ دعا مانگی۔ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ وَاَنْتَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِیْنَ۔ یا اللہ اب تو یہ ابلیس ہمارے ایمانوں پر ظاہر ظہور حملے کرنے لگ پڑا اب وہ اوچھے ہتھیاروں پر اتر آیا یہ تکلیف مجھ سے برداشت نہیں ہوتی جو شیطان اپنے قول فعل کدورتوں جادوؤں میں بدترین ذلت کے ساتھ ناکام ہوگیا کسی طرح مجھ

کو ورغلا نہ سکا اب میری بیوی کے ذریعے کفر پھیلانا اس کا ایمان برباد کرنا چاہتا ہے لہٰذا اب تو جلدی ہم پر رحم فرما۔ دعا کے یہ عارفانہ صابرانہ الفاظ ہی بتا رہے ہیں کہ بیماری سے گھبرا کر یہ دعا نہ تھی۔ گھبراہٹ کی دعاؤں میں چیخ و پکار گِلہ شکوہ شکایت بغاوت گِڑگڑاہٹ، بلبلاہٹ ہوتی ہے مفسرین کرام نے اس دعا مانگنے کی وجہ میں تین قول اور بھی نقل فرمائے ہیں، ایک یہ کہ ایک مرتبہ چالیس دن تک آپ پر وحی نہ آئی تب گھبرا کر آپ نے یہ دعا مانگی کہ یا مولیٰ تیرے کلام کی لذات اور خوشی میں ہی تو میں یہ سب مصائب برداشت کرتا چلا آ رہا ہوں، تیری آواز ہی تو میری ڈھارس ہے، تیرا پیغام ہی تو میرا سہارا ہے، تیرے عشق نے ہی تو مجھ کو بچایا ہوا ہے اُسی وحی کی طرف ہی تو میرے کان لگے رہتے ہیں اسی نے مجھ کو سنبھالا ہوا ہے، بے رنج کی تلخیوں کا کوئی اُسکے دل سے پوچھے ؛ ہزار ذکر کرتے کرتے جسے عمر ہوگئی ہو۔ یا اللہ اگر اس سے بھی زیادہ اگر مصیبتوں کے پہاڑ آ جائیں، بلکہ اگر جفا و ظلم کی آندھیاں چلے طوفان آ جائیں ؛ ستانے کو میرے ابلیس اور شیطین آ جائیں تب بھی یہ مجھے برداشت و گوارہ ہیں۔ مگر یہ برداشت نہیں کہ میں تجھے یاد کروں تو تو مجھے یاد کرے تو تو۔ اَرحَمُ الرّاحِمین ہے۔ بعض نے فرمایا کہ قوم کے کچھ لوگ جن کے نام تفاسیر میں اس طرح لکھے ہیں ۱ تغیر یمنی ۲ تلذر ثانی ۳ صافر دمشقی۔ یہ تینوں غیر بنی اسرائیل آپ کے مومن امتی بن گئے تھے مگر نبی کو اپنے جیسا بشر سمجھتے تھے انہوں نے ایک بار گستاخی کرتے ہوئے ایوب علیہ السّلام کو طعنہ دیا کہ اس شخص نے کوئی گناہ کر لیا ہے جس کی وجہ سے یہ بیماری اس کو لگی ہے (معاذ اللہ) میرے خیال میں دنیا کے اندر سب سے پہلے یہ ہی وہابی ہوئے کہ اپنے نبی پر ایمان بھی لائے ان کے امتی بھی بنے اور اس طرح کی گستاخیوں کا عقیدہ بھی بنا لیا آپ نے جب یہ سنا تب دعا مانگی کیونکہ اس گستاخانہ طعنہ سے عصمتِ نبوّت کا دامن داغدار ہو رہا تھا وہابیت پھیلنے کا اندیشہ تھا بعض نے فرمایا کہ یہ دعا آپ نے اُس وقت مانگی جب قوم کے کچھ کفار نے اللہ تعالیٰ کی گستاخیوں میں زبان کھولی اور آ کر کہنے لگے کہ ہم کو جس معبود کی طرف یہ شخص بلاتا دعوتِ ایمان دیتا ہے وہ معبود تو اتنا کمزور اور مجبور ہے کہ اس اپنے عبادت گزار کو بھی شفا نہیں دے سکتا۔ تب آپ نے رب سے عرض کیا کہ یا اللہ یہ کفریات سننا مجھ سے برداشت نہیں ہوتے ان کفریات سے اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ۔ بے شک مجھ کو قلبی روحانی اذیت پہنچی ہے، تو رب تعالیٰ نے فوراً آپ کی یہ دعا قبول فرمائی اور اس انداز میں قبول فرمائی کہ قبولیت میں بھی شانِ نبوّت کا اظہار فرما دیا اور کائناتِ عالم کو بتا دیا کہ جو تکلیف درد مصیبت بیماری پوری سرزمین کے جنات و شیاطین ابلیس و خناس نے اپنے تمام جادو فسون مکر و جنون

کے پورے زور لگا کر بھڑکائی اس کا توڑ اور اس کی شفا اس کا دفعیہ تو نبی کے قدم کی ایک ٹھوکر میں ہے، شفاءِ ظاہری بھی چشمۂ قدرت سے ہوئی اور شفاءِ باطنی بھی مگر وہ چشمہ نہ خود رب تعالیٰ نے جاری فرمایا نہ کسی فرشتے سے نکلوایا، بلکہ خود ایوب علیہ السلام کو فرمایا۔ اُرۡکُضۡ بِرِجۡلِکَ ۔ اے ایوب تم خود ہی اپنے پاؤں کی ٹھوکر مارو چشمہ نکلے گا۔ شفایابی میں یہ سات سال یا اٹھارہ سال کی دیری تو خود ایوب علیہ السلام کی وجہ سے ہوئی آپ نے خود ہی دعا نہ مانگی اگر پہلے مانگ لیتے تو یقیناً اسی انداز میں پہلے ہی قبول ہوجاتی اللہ رسول کے ہر کام کلام قدرت میں حکمت ہوتی ہے خواہ دیر ہو یا سویر۔ ایوب علیہ السلام نے حکم ربانی سنکر پاؤں رگڑا ٹھوکر ماری اور فوراً چشمہ جاری ہوگیا حکم ربانی ہوا کہ اس پانی سے غسل کرو۔ آپ نے غسل فرمایا۔ ایک دم عام ظاہری بیماری چھالے داغ دھبے زخم ختم ہوگئے پہلے سے بھی زیادہ خوب صورت جسم نکل آیا۔ تمام کیڑے جسم سے نکل کر قریبی شہتوت کے درخت پر چڑھ گئے۔ تفسیر روح البیان میں ہے کہ چونکہ یہ کیڑے جسم نبی سے بنے پلے بڑھے تھے اس لیے ان کو ریشم کا کیڑا بنا دیا گیا اس سے پہلے زمین پر ریشم کے کیڑے نہ ہوتے تھے ان کی تعداد بارہ ہزار تھی اور اللہ تعالیٰ کے قدرتی لشکر کی تعداد ہمیشہ بارہ ہزار ہی ہوتی رہی چنانچہ نمرود کو بارہ ۱۲ ہزار مچھروں سے ہی سزا دی گئی اور اصحابِ فیل کو بارہ ہزار ابابیل سے ہی ہلاک کیا گیا، ظاہری تندرستی پا کر آپ چالیس قدم چلے پھر حکم آیا کہ اپنا پاؤں زمین پر پھر مارو آپ نے پھر مارا دوسرا چشمہ جاری ہوا حکم آیا اس کو پیو آپ نے پیا تو اندر کی تمام تکالیف اور بیماری ختم ہوگئی۔ جبریل امین جنتی حُلّے لے کر آئے آپ کو پہنایا آپ ایک قریبی چٹان پر بیٹھ گئے آپ کی شفایابی کا یہ دن جمعہ کا تھا عاشورہ محرم تھا وقت سحر تھا بعض نے فرمایا کہ زوال کا وقت تھا (از تفسیر روح البیان و تفسیر فتح القدیر) تھوڑی دیر بعد آپ کی بیوی اس خیال سے واپس آئیں کہ اب غصہ ٹھنڈا ہوگیا ہوگا۔ مگر جھونپڑی میں نگاہ کی دیکھا تو وہاں کوئی نہ تھا جھونپڑی خالی تھیں بڑی پریشان ہوئیں طرح طرح کے خیال آنے لگے پتہ نہیں کہاں گئے کون لے گیا خود تو چل بھی نہ سکتے تھے کیا کوئی درندہ کھا گیا یا اللہ یہ کیا ہوگیا قریبی چٹان پر ایک بزرگ بیٹھا دیکھا پہچان نہ سکیں ان ہی سے پوچھا اے بزرگ کیا آپکو معلوم ہے کہ اس چھپر میں ایک معذور شخص پڑے ہوئے تھے وہ کہاں گئے۔ بزرگ نے فرمایا وہ تیرے کیا لگتے تھے، حضرت رحمت بیوی نے کہا وہ میرے خاوند تھے، بزرگ نے فرمایا مجھ سے کیوں پوچھتی ہے کیا تو مجھ کو جانتی ہے۔ بیوی رحمت نے کہا نہیں میں آپ کو

نہیں پہنچاتی ہاں البتہ ان کی تندرستی والا حلیہ آپ سے ملتا تھا وہ آپ کے مشابہ تھے بزرگ
یہ سن کر مسکرا پڑے تب بیوی صاحبہ نے آپ کے مسکرانے کے انداز سے آپ کو پہچانا
بڑی خوشی ہوئی صحت ملنے کے واقعات سنے، پھر دونوں نے سجدۂ شکر کیا بستی میں
واپس لوٹے، شکرِ الٰہی کا جشن منایا، عمر گزرنے کے ساتھ ساتھ رب تعالیٰ نے وہ تمام
چیزیں بلکہ اُس سے بھی زیادہ عطا فرمادیں آپ کو اور آپ کی بیوی کو اللہ تعالیٰ نے جوانی
عطا فرمائی، دوبارہ خوب صورت اولاد ہوئی بارہ بیٹے یا سولہ اور اتنی ہی بیٹیاں اور آپ
تندرستی کے بعد پھر مزید ستّر سال حیات رہے یہ تھا صبرِ ایوب کا وہ سچا واقعہ جو قرآن
وحدیث سے ثابت ہے اسی کے "تذکرے کا اور بذریعہ قرآنِ مجید تا قیامت دنیا میں مشہور
کرنے کا اپنے حبیب کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حکم فرمایا جا رہا ہے، کیونکہ یہود و نصاریٰ نے
دیگر انبیا کی گستاخیوں کی طرح ایوب علیہ السّلام کے واقعات میں بھی گستاخیاں کرتے
ہوئے بہت کذبیات ولغویات بھر دئے ہیں، یہود و نصارا تو ہیں ہی جہنم کے احمق و گمراہ افسوس
تو اپنے اُن گزشتہ عربی مفسرین پر ہے جنہوں نے اپنی تفاسیر میں اسرائیلی لغویات بلا تردید
لکھ ڈالیں اور اندھا قلم چلا دیا ذرا عقل سے کام نہ لیا نہ آیاتِ قرآنیہ میں غور کیا نہ منشاءِ
ربانی کو سمجھا حقیقت یہ ہے کہ رب تعالیٰ ہی سچی ہدایت دینے والا ہے۔ ان تفسیروں نے
شخصیتِ ایوب کا ایسا غلط نقشہ کھینچا ہے کہ معلوم ہوتا ہے معاذ اللہ ایوب علیہ السلام
نہایت بے صبرے ناشکرے رب کے گستاخ اور اپنی عبادت پر مغرور، اللہ تعالیٰ سے ہر وقت
لڑنے والے گلے شکوے کرنے والے تھے۔ اور یہ کہ دورانِ بیماری انہوں نے کوئی عبادت نہ
کی۔ قرآنِ مجید میں جن کی نبوت کا صراحتاً ذکر فرمایا گیا اُن میں ایوب علیہ السّلام دسویں صاحب
شریعت نبی ہیں ان انبیا علیہم السّلام کی بعثت کی ترتیب اس طرح حسبِ ذیل ہے ۱ ادریس
علیہ السّلام ۲ نوح ۳ پھر ابراہیم ۴ پھر لوط ۵ پھر اسماعیل ۶ پھر اسحاق ۷ یعقوب ۸
پھر یوسف ۹ پھر ہود ۱۰ پھر ایوب ۱۱ پھر صالح ۱۲ پھر شعیب ۱۳ پھر موسیٰ ۱۴
پھر ہارون ۱۵ پھر الیاس ۱۶ پھر الیسع ۱۷ پھر یونس علیہم السلام (از تفسیر روح المعانی
بروایت ابن سعد عن کلبی) مگر انہوں نے اپنی ترتیب میں دو جگہ غلطی کی ایک یہ کہ لوط
علیہ السّلام کو یوسف علیہ السّلام کے بعد رکھا حالانکہ لوط ابراہیم السّلام کے بعد ہیں دوم
یہ کہ حضرت ایوب کو حضرت یونس کے بعد رکھا حالانکہ ایوب علیہ السّلام کا زمانہ ہود علیہ السّلام

کے بعد ہے، یونس علیہ السلام سے کہیں پہلے۔

**فائدے** اِن آیات کریمہ سے چند فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ پہلا فائدہ۔ قرآنِ مجید کی طرزِ بیانی اور انبیاء کرام علیہم السلام کے بار بار تذکرۂ ایمانی سے منشاءِ باری تعالیٰ یہ ثابت و ظاہر ہوتا ہے کہ رب تعالیٰ مخلوقِ کائنات کو بتانا چاہتا ہے کہ میری مخلوق میں وجود انبیا میرا اعظم شاہکار قدرت ہے اسی لیے انبیاء کرام کی ہر ہر شان کسی نہ کسی انداز میں ظاہر فرمائی گئی۔ ایوب علیہ السلام کے ساتھ تقدیر الٰہی کے اس فیصلے میں یہ حکمت بھی تھی کہ نبوت کی شان ایک عجیب اور نرالے طریق سے اقوامِ عالم کو بتائی دکھائی تھی۔ تمام قوتیں طاقتیں ہمتیں جرأتیں مختلف انبیا کے وجود پر ظاہر کی گئیں۔ مگر ایوب علیہ السلام کے ذریعے صبر کی ایسی سخت کڑی مثال دکھائی گئی جو وجودِ نبوت کے سوا کسی میں نہیں ہو سکتی جو تکالیف ایوب علیہ السلام کو پہنچیں اگر عوام میں سے کسی کو ان کا عشر عشیر بھی پہنچے تو بندہ تڑپ کر مر جائے اور خودکشی کرلے۔ مگر یہ عصمتِ نبوت کی ہی شان ہے کہ پائے صبر میں ذرا لغزش نہ آئی اس واقعے نے بتا دیا کہ معصوم وہ ہوتا ہے جو گناہ خطا پر قادر ہی نہیں ہوتا۔ اُن سے گناہ محال بالعصمت ہے۔ ایوب علیہ السلام کے تین معجزے قرآنِ مجید سے ثابت ہیں ۱ صبر ایوب ۲ داہنا پاؤں مبارک جس کی رگڑ اور ٹھوکر سے نہانے کا چشمہ جاری ہوا ۳ بایاں پاؤں جس کی رگڑ سے پینے کا چشمہ جاری ہوا۔ یہ فائدہ ذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ۔ کی تفسیر حاصل ہوا۔ اور ابلیس کا بھی تا قیامت سارا غرور تکبر گھمنڈ اور نبوت کے خلاف ساری چرب زبانی خاک میں مل گئی یہ شان بتانا ہی ذِکْرٰی لِلْعٰبِدِیْنَ ہے۔ ہمارے بعض مفسرین نے کہا کہ ذکریٰ کا معنیٰ نصیحت اور معنیٰ یہ ہے کہ تا قیامت تک عابدین صالحین مصائب پر ایوب علیہ السلام جیسا صبر کریں اور ان جیسا ہی ثواب پائیں۔ مگر یہ قول غلط ہے کیونکہ محال ہے نہ انبیاء کرام جیسا کسی کا صبر یا کوئی عمل ہو سکتا ہے نہ انبیاء جیسا کسی کو ثواب مل سکے۔ دوسرا فائدہ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر چیز کا رب تعالیٰ ذمے دار ہوتا ہے اور اسی لیے ان کو عصمت کی دولت عطا فرمائی جاتی ہے اور ان کا کوئی عمل کرنا یا کرانا بیکار اور فضول نہیں ہوتا اسی وجہ سے انبیاء علیہم السلام غلطی اور گناہ پر قادر ہی نہیں وہ غلطی اور لغو کام نہ کر سکتے ہیں نہ کرا سکتے ہیں یہ فائدہ وَکُنَّا لَهُمْ حٰفِظِیْنَ فرمانے سے حاصل ہوا یعنی سلیمان علیہ السلام جنات سے جو کچھ بنواتے منگواتے تھے رب ان کا محافظ جنات کی تابعداری کا بھی اُن کے عملیات کا بھی۔ اس سے پتہ

لگا کہ سلیمان علیہ السّلام ضروری اشیا ہی بنواتے تھے اب اگر یہ کہا جائے سلیمان علیہ السّلام اپنے جنوں سے مجسمے تصویریں بنواتے تھے تو یہ رب تعالیٰ پر اعتراض ہے کہ وہ بیکار و فضولیات کی حفاظت فرماتا تھا (معاذ اللہ) اولیاء اللہ کو رب کی طرف سے حفاظت کی دولت ملتی ہے عصمت و حفاظت میں فرق یہ ہے کہ حفاظتِ الٰہیہ کا معنیٰ ہے گناہ کر سکتے ہیں مگر کرتے نہیں اور اگر کر لیں تو فوراً ہی توبہ کر کے معافی مانگ لیتے ہیں اور گناہ مٹ جاتا ہے۔ عصمت یہ ہے کہ گناہ کا مادہ ہی نہیں ہوتا۔ تیسرا فائدہ رب تعالیٰ نے اپنی پوری مخلوق علوی، سفلی، لطیف کثیف اپنے انبیاء کے لیے مسخر فرمادی ہے اگرچہ کسی نے اظہار فرمایا کسی نے نہ فرمایا یا کسی نے کسی طرح ظاہر کیا کسی نے کسی طرح مثلاً سفلیات میں لوہا پہاڑ پرندے، علویات میں چاند سورج فرشتے، لطائف میں ہوا جنات پانی بادل بارش، کثائف میں جمادات نباتات حیوانات اور اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے تو تحت الثریٰ سے قابَ قوسین تک سب کچھ ہی مسخر کر دیا کبھی شق القمر کبھی ردِ شمس، کبھی معراج کی فضائیں، یہ فائدہ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ (الخ) فرمانے سے حاصل ہوا۔

**احکام القرآن** ان آیت کریمہ سے چند فقہی مسائل مستنبط ہوتے ہیں۔ پہلا مسئلہ واقعہ سلیمانی میں لفظِ تماثیل کا معنیٰ مجسمہ مورتی کر کے ہمارے کچھ اکابر نے یہ استدلال کیا کہ سلیمان علیہ السّلام جنات سے جاندار اشیا کی فوٹو تصویریں مجسمے بنوایا کرتے تھے اور پھر اس پر یہ مسئلہ استنباط کر لیا کہ پہلی شریعتوں میں جاندار کی تصویریں بنانا بنوانا جائز تھیں فقط ہماری شریعتِ اسلامیہ میں فوٹو تصویر حرام ہوئی ہے مگر میرے نزدیک یہ استدلال بھی غلط اور کمزور ہے اور استنباط بھی، کسی بھی شریعتِ سابقہ میں کبھی جاندار کی فوٹو تصویر پر مجسمہ مورتی جائز نہ ہوا بلکہ ہر شریعت میں حرام ہی رہا اور سلیمان علیہ السّلام نے کبھی بھی کسی جن وغیرہ سے کسی جاندار کا مجسمہ مورتی یا فوٹو نہ بنوایا۔ میرے اس موقف کے پانچ دلائل ہیں پہلی دلیل یہ کہ اکابر کے پاس اپنے اس مسئلے پر بغیر تماثیلِ سلیمانی کے اور کوئی دلیل نہیں ہے جس سے ثابت ہو کہ پہلی شریعتوں میں جاندار کی فوٹو جائز تھی۔ دوسری دلیل یہ کہ تماثیل کا معنیٰ جاندار کا مجسمہ یا مورتی فوٹو نہیں ہے بلکہ اس کا معنیٰ ہے نقشہ خواہ جاندار کا ہو یا بے جان اشیا۔ اسی معنیٰ کے اعتبار سے مولیٰ علی شیر خدا نے شطرنج کے گٹے کو تماثیل فرمایا تھا جیسا کہ ہم نے ابھی کچھ پہلے مَا هٰذِهِ التَّمَاثِيْلُ کی آیت میں نقل کیا

یہی معنیٰ سلیمان علیہ السلام کی تماثیل کا ہے کہ آپ جنات سے اپنی مسعود سلطنت کے جغرافیائی نقشے بنوایا کرتے تھے جس کو انگریزی میں میپ کہتے ہیں۔ تیسری دلیل یہ کہ احادیث مقدسہ میں حرمت تصاویر کی وجہ یہ فرمائی گئی ہے کہ ملائکہ جاندار کی تصویروں فوٹوؤں سے نفرت کرتے ہیں اور اُس گھر میں نہیں جاتے جس میں جاندار کی فوٹو ہو، ملائکہ کی یہ نفرت والی عادت تو پہلے بھی تھی اگر کوئی کہے کہ پہلے نہیں تھی تو اُس کو با دلیل ثابت کرنا چاہئے کہ پہلے زمانوں میں فرشتوں کو جاندار کی تصویروں سے نفرت نہ تھی اور کیوں نہ تھی اب کیوں ہو گئی۔ جب علت ایک تو حکم بھی ہر شریعت میں ایک ہی ہو گا چوتھی دلیل یہ کہ اشیا کی حرمت شریعت کی سختی ہے اور چیزوں کا حلال ہونا شریعت کی نرمی ہے اور یہ بات با دلائل ثابت ہے کہ اسلامی شریعت تمام سابقہ شریعتوں سے نرم ہے اسی لیے یہ بات تو ثابت ہے کہ بہت سی چیزیں پہلی شریعتوں میں حرام تھیں مگر شریعت اسلام میں وہ اشیا حلال ہو گئیں مثلاً قربانی کا گوشت کھا لینا مال غنیمت لینا اور قسم کا کفارہ دے کر قسم توڑنے کے گناہ سے بچ جانا، پہلی شریعتوں میں کفارہ قسم نہ تھا۔ بلکہ قسم ہر حال میں پوری کرنا ضروری تھا، وغیرہ وغیرہ مگر یہ ثابت نہیں کہ کوئی بھی چیز پہلی شریعتوں میں حلال ہو اور اسلام میں حرام ہو گئی ہو۔ پانچویں دلیل یہ کہ قرآن مجید کی سورۃ سبا آیت ۱۳ میں ارشاد ہے يَعْمَلُوْنَ مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ وَتَمَاثِيْلَ۔ یعنی سلیمان علیہ السلام کی جانب سے وہ جنات محاریب و تماثیل بناتے تھے۔ اب اگر تماثیل کا ترجمہ جاندار کی تصویریں کیا جائے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ سلیمان علیہ السلام یہ بیکار اور فضول بیفائدہ کام کیوں کرواتے تھے نہ تو سلیمان بچے تھے نہ عیاش طبیعت کے شوقین مزاج کہ ان تصویروں مجسموں سے گھر سجاتے آپ نبی تھے اور نبی کا ہر کام وحی الٰہی سے ہوتا ہے انبیاء کرام بے فائدہ کام نہیں کرتے نہ وحی الٰہی اُن کو اجازت دیتی ہے یہ مسئلہ۔ وَيَعْمَلُوْنَ عَمَلًا (الخ) سے مستنبط ہوا۔ دوسرا مسئلہ دنیا میں مومن مسلمان دینی کام کے لیے پیدا کیے گئے ہیں اور کفار دنیوی کام کے لیے۔ یہ مسئلہ۔ وَمِنَ الشَّيٰطِيْنِ مَنْ يَّغُوْصُوْنَ (الخ) سے مستنبط ہوا کہ رب تعالیٰ نے اُن جنات کو شیاطین فرمایا جو سلیمان علیہ السلام کا دنیوی کام کرتے تھے اور شیطان ہمیشہ کفار کو کہا جاتا ہے جنات ہوں یا انسان مومن جن یا انسان کو شیطان نہیں کہا جاتا اسی لیے امام اعظم نے فرمایا کہ مسلمان شرارتی بچے کو بھی شیطان نہ کہا جائے (از تفسیر روح البیان۔ مدارک، خازن، صاوی) اس سے وہ بیوقوف مسلمان

سبق لیں جو ہر وقت علما پر طعنہ زنی کرکے کہتے ہیں کہ مُلّا تو صرف مسجد تک پہنچا تا ہے مگر سائنسدان کہاں تک پہنچ گیا بہرکیف رب تعالیٰ نے ہر وقت دُنیوی کاموں میں مشغول رہنے والوں کو شیاطین ہی فرمایا ہے۔ تیسرا مسئلہ حلال روزی اور دولت رب تعالیٰ کی رحمت برکت اور عطیہ ہوتا ہے خواہ وسائل ظاہری سے حاصل ہو یا وسائل غیبیہ سے اس کے حصول کی خواہش اور حرص و طمع عین عبادت ہے۔ بندۂ مومن کو اس سے بے رغبتی استغنا یا بیزاری نہیں چاہیئے کیونکہ یہ رب تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے یہ مسئلہ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا کی ایک تفسیر سے مستنبط ہوا۔ روایت ہے کہ تندرستی کے بعد ایوب علیہ السّلام کو اتنی کثیر دولت عطا ہوئی کہ جس بڑی کُٹھیا (کھڑولے) میں آپ ستو رکھا کرتے تھے اس میں سونا بھر دیا گیا اور جس کُٹھیا میں آپ چاول رکھتے تھے اس میں چاندی بھر دی گئی۔ اس کے باوجود آپ ایک دفعہ نہا رہے تھے کہ اوپر سے غیبی طور پر سونے کی بنی ہوئی مکڑی گری۔ آپ نے اسی حالت میں دوڑ کر پکڑ لی غسل سے فراغت کا بھی انتظار نہ فرمایا۔ جب فارغ ہوئے تو وحیِ الٰہی آئی کہ اے ایوبؑ ہم نے تم کو اتنا دیا ہے ابھی بھی تم کو اتنی حرص و خواہش کہ غسل سے فراغت کا بھی انتظار نہ کیا عرض کیا مولیٰ تیری طرف سے آئی ہوئی برکت سے تو میں کبھی مستغنی اور بے پرواہ و بے رغبت نہیں ہو سکتا یہ تو اظہارِ گدائی ہے تیرے دروازے کا تو میں ہمیشہ گدا ہی رہوں گا سُبحانَ اللہ یہ ہے انبیاءِ کرام علیہم السّلام کی شانِ عجزِ بارگاہی۔

**اعتراضات** یہاں چند اعتراض کئے جاتے ہیں۔ پہلا اعتراض سورۃ ص آیت ۴۴ میں رب تعالیٰ نے فرمایا۔ اِنَّا وَجَدْنٰهُ صَابِرًا یعنی ہم نے ایوبؑ کو بہت بڑا صابر پایا یہ تنوین تعظیمی ہے مگر یہاں فرمایا گیا اِذْ نَادٰى رَبَّهٗۤ اَنِّیْ مَسَّنِیَ الضُّرُّ۔ یہ ندا شکوہ ہے اور شکوہ صبر کے خلاف ہے کیونکہ بے صبری ہے۔ جواب مفسرین نے اس کے جواب میں چار قول نقل فرمائے ایک یہ کہ الضُّرُّ سے مراد بیماری کی تکلیف نہیں بلکہ قوم کفار کی کفریہ گستاخیاں اور طعنے بازیاں یہ آپ سے برداشت نہ ہوا تو ندا عرض کی اور یہ چیز بے صبری نہیں دوم یہ کہ یہ ندا ئی شکوہ نہیں بلکہ دعا ہے اور دعا صبر کے خلاف نہیں ہوتی اسی لیے رب تعالیٰ نے اِذْ نَادٰى کے بعد فَاسْتَجَبْنَا فرمایا یعنی ہم نے دعا قبول کر لی سوم یہ کہ اگر یہ شکوہ شکایت ہے تب بھی درست ہے اس لیے کہ شکوہ وہ برا ہوتا ہے جو مخلوق کے سامنے اللہ تعالیٰ کا ہو مگر اللہ تعالیٰ کی طرف سے آئی ہوئی تکلیف کی شکایت اللہ تعالیٰ

کی بارگاہ میں عرض کرنی جائز ہے کیونکہ یہ تَلَذُّذًا بِالنَّجْوٰی ہوتی ہے یعنی رب سے مناجات کی لذت کے لیے لَا مِنْہُ تَنَفُّسًا بِالشَّکْوٰی یعنی اِس عرض سے گلے شکوے کا نقصان نہیں ہو تا شرعاً شکایت اِلَیہِ جائز ہے کیونکہ غَایَتُ القُرْبِ ہے مگر شکایت مِنہُ ناجائز کیونکہ یہ غایۃُ البُعد ہے۔ نیز جب بندہ راضی برضاءِ الٰہی ہو اور پھر اپنی تکلیف کا ذکر کسی سے کرے یہ بھی جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے کہ ایک مرتبہ جبرئیل امین نے پوچھا یا رسول اللہ کیا حال ہے آپ نے فرمایا بخار ہو گیا ہے یا ایک بار عائشہ صدیقہ نے کہا وَارَاسَاہُ، ہائے میرے سر کا درد اِتفاقاً اُس وقت آپ کی سرِ اقدس میں بھی درد ہو رہا تھا تو آپ نے بھی فرمایا وَارَاسَاہ، چوتھا قول یہ کہ یہ نِدا بارگاہِ الٰہی میں ابلیس و شیطان کی شکایت ہے نہ کہ اللہ تعالیٰ کی شکایت جیسا کہ سورۃ صٓ کی آیت ۴۱ سے ثابت ہو رہا ہے۔ اور شریعت میں اللہ تعالیٰ کی شکایت کرنا منع ہے نہ کہ شیطان یا کسی بھی دشمن کی۔ دوسرا اعتراض اس کی کیا وجہ کہ ابلیس کا داؤ مکر و وسوسہ آدم علیہ السلام پر چل گیا اور جنت سے نکلوا دیا جو اتنا سخت بھی نہ تھا مگر ایوب علیہ السلام پر ذرہ بھر نہ چلا حالانکہ یہ بڑا سخت تھا ابلیس نے اپنی پوری شیطانیت اور ذریت کا زور لگا کر سخت غم تکلیف بیماری درد اور بربادی تباہی مچا دی تھی، جواب قصۂ آدم اور قصۂ ایوب میں دو طرح فرق ہے۔ پہلا یہ کہ آدم علیہ السلام اُس وقت نبی نہ تھے اشیطان کا داؤ صرف آپ کی بشریت پر تھا اُس لیے بشری کمزوری کی بنا پر مکر چل گیا، دوم یہ کہ آدم علیہ السلام پر شیطان کا وسوسہ کفر یا ناشکری کا نہ تھا بلکہ صرف ایک پھل کھا لینے کا تھا اور وہ حیلہ وسوسہ بھی قسمیں کھا کر دوستی بنا کر کیا گیا تھا اس لیے حضرت حوا کے کہنے سمجھانے مُلکٍ لَّا یَبْلٰی کا لالچ دلانے سے دھوکے میں آ گئے مگر ایوب علیہ السلام اُس وقت نبی تھے اور ہر نبی کی بشریت بھی بے مثل ہوتی ہے اور آپ کے خلاف ابلیس کی تمام حیلہ سازی تباہی بیماری کفر اور ناشکری کرانے کے لیے تھی اُس لیے عصمت انبیاء کے مقابل ابلیس ذلیل و رسوا ہو گیا، نبوت کامیاب و کامران اور ثابت قدم رہی۔ تیسرا اعتراض۔ اِس کی کیا وجہ کہ یہاں فرمایا گیا۔ رَحْمَةً مِّنْ عِنْدِنَا اور سورۃ صٓ آیت ۴۳ میں فرمایا گیا رَحْمَةً مِّنَّا۔ جواب اس کا ایک جواب تو یہ ہے کہ رَحْمَةً مِّنَّا میں صرف رحمت کا ذکر فرمایا گیا ہے اور چونکہ رحمت کی بہت قسمیں ہیں اس لیے یہاں مِنْ عِنْدِنَا فرما کر رحمت کی نوعیت کا ذکر فرمایا گیا کہ اپنے قرب کی رحمت، جوابِ دوم یہ کہ

وہاں سورۃ صٓ میں صرف دعا ہے اور یہاں دعا کے ساتھ حمد باری تعالیٰ بھی ہے جس کی وجہ سے کثرت ہوئی۔ اور کثرتِ دعا کی بنا پر قبولیت میں بھی کثرت رحمت کا ذکر فرمایا گیا۔ لفظ عِنْدِ سے کثرت انعام اور مبالغۂ قرب کا بیان ہے۔ چوتھا اعتراض۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے کہ نیک بندوں پر ابلیس کا تسلط نہیں چل سکتا نہ ہو سکے تو پھر ایوب علیہ السلام پر کیوں تسلط ہو گیا سورۃ حجر آیت ۴۲ اور سورۃ اسریٰ آیت ۶۵ میں ہے اِنَّ عِبَادِیْ لَیْسَ لَکَ عَلَیْهِمْ سُلْطٰنٌ یعنی میرے بندوں پر تیرا تسلط نہیں ہو سکتا، سورۃ نحل آیت ۹۹ میں ہے۔ اِنَّهٗ لَیْسَ لَهٗ سُلْطٰنٌ عَلَى الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَلٰى رَبِّهِمْ یَتَوَكَّلُوْنَ۔ یعنی ابلیس کا تسلط اللہ کے متوکل مومن بندوں پر نہیں ہو سکتا سورۃ نحل آیت ۱۰۰ میں ارشاد ہے۔ اِنَّمَا سُلْطٰنُهٗ عَلَى الَّذِیْنَ یَتَوَلَّوْنَهٗ وَالَّذِیْنَ هُمْ بِهٖ مُشْرِكُوْنَ یعنی ابلیس کا تسلط صرف ان فاسق لوگوں پر ہے جو اس سے دوستی لگاتے ہیں اور ان کافروں پر ہے جو اُس کے کہنے سے مشرک بنے مگر سورۃ ابراہیم آیت ۲۲ میں ہے کہ قیامت میں ابلیس کفار سے کہے گا۔ وَمَا كَانَ لِیَ عَلَیْكُمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّاۤ اَنْ دَعَوْتُكُمْ فَاسْتَجَبْتُمْ لِیْ۔ یعنی دنیا میں میرا تم پر کچھ تسلط نہ تھا۔ صرف اتنی بات تھی کہ میں نے تم کو بلایا اور تم نے میری بات مان لی۔ ان آیات سے ثابت ہو رہا ہے کہ نیک بندوں پر ابلیس کا قبضہ نہیں ہو سکتا مگر ایوب علیہ السلام کی ہر ہر چیز پر ہو گیا وہ تو نبی تھے۔ اس کی کیا وجہ جواب۔ تسلط کی چار قسمیں ہیں ۱ اعمال و ایمان وعقائد پر تسلط ۲ جان و مال جسم اولاد پر تسلط ۳ اذیت کا تسلط ۴ اِتباع کا تسلط ان آیات میں جس تسلط کی نفی فرمائی جا رہی ہے وہ ایمان اعمال پر تسلط ہے۔ یعنی ابلیس کا تسلط نیک بندوں کے ایمان اعمال وعقائد پر ہرگز کبھی نہیں ہو سکتا۔ فاسقین کا فرین کے ایمان و اعمال پر ہو سکتا ہے اور ہو جاتا ہے۔ ایوب علیہ السلام کے ایمان و اعمال پر اس قسم کا تسلط قطعاً نہ ہوا تھا نہ ہو سکا حالانکہ ابلیس نے ہزار قسم کے زور لگائے بھیس بدل بدل وسوسے ڈالے ابلیس کا یہ تسلط بھی صرف ورغلانے اور وسوسے ڈالنے کی حد تک ہی ہے۔ اسی تسلط کے لیے اس نے لمبی عمر اور صحت تندرستی والی مہلت مانگی تھی۔ ابلیس کا یہ ہی تسلط صرف فاسقین کافرین پر قائم ہو جاتا ہے لیکن نیک بندوں پر قائم نہیں ہوتا۔ مگر جس تسلط کی نفی قیامت میں ابلیس کرے گا وہ اذیت دینے کا تسلط ہے یعنی کسی انسان پر جبر تشدد پکڑ گرفت برباد ی بیماری دینے کا تسلط ابلیس کو کسی پر

حاصل نہیں۔ ایوب علیہ السلام پر اذیت کا تسلط ہو جانا یہ ایک مخصوص اور عارضی چیز تھی جو ابلیس نے صرف ایوب علیہ السلام کے لیے وقتی طور پر خود طلب کی تھی اور اسے کچھ دنوں کے لیے یہ تسلط دیا گیا۔ پھر ختم کر دیا گیا۔ نہ پہلے کسی پر تھا نہ اب کسی پر ہے۔ ابلیس نے مہلت مانگتے وقت کہا تھا۔ لَأُغْوِيَنَّهُمْ أَجْمَعِينَ إِلَّا عِبَادَكَ مِنْهُمُ الْمُخْلَصِينَ۔ یعنی میں صرف ورغلا کر راہِ حق سے اغوا کروں گا۔ (سورۃ ص آیت ۸۲ و ۸۳) ابلیس خود بھی جانتا ہے کہ میں صرف انسانوں کو وسوسے ڈال کر ورغلا سکتا ہوں جس کا اثر کسی کو ہوتا ہے کسی کو نہیں۔ اس تسلط میں تو ایوب علیہ السلام بلکہ ان کی بیوی کا بھی کچھ نہ بگاڑ سکا نہ ایمان نہ اعمال۔ پانچواں اعتراض۔ اس کی کیا وجہ کہ قرآن مجید نے فرمایا۔ إِنَّا وَجَدْنَاهُ صَابِرًا وَّنِعْمَ الْعَبْدُ۔ یعنی ایوب بہت بڑے بے مثل صابر اور اچھے بندے تھے مگر کچھ مفسرین نے لکھا کہ ایوب علیہ السلام نے بہت بے صبری ناشکری کی سر پر خاک ڈالی خدا تعالیٰ کی خوب شکایت کی اپنی عبادت کا تذکرہ کر کے رب کی ناانصافیوں کا ذکر کیا معاذ اللہ پھر بعد میں توبہ کر لی۔ ان میں مطابقت کیونکر ہو۔ جواب۔ نہ مطابقت ہو سکتی ہے نہ کرنے کی ضرورت رب تعالیٰ کا کلام برحق ہے۔ مفسرین کے اقوال باطل گمراہ کن ردی میں جلانے کے قابل ان مفسرین نے جو کچھ لکھا وہ سب عیسائیوں کی کتابوں سے نقل کیا اور عیسائی تو بجز عیسیٰ علیہ السلام تمام انبیاء علیہم السلام کو گناہگار ثابت کرنا چاہتے ہیں تاکہ ان کے کفارے کا مسئلہ اور الوہیتِ مسیح کا عقیدہ درست رہے جو پولوس یہودی نے عیسائی بن کر بنایا اور عیسائیوں کو دھوکہ دیا۔ دشمن لکڑی صلیب کو پجوا لیا۔ عیسائی بے وقوف بن گئے یہودی جیت گئے۔ آج تک ایسا ہو رہا ہے۔ ہمارے مفسر بھی بعض دفعہ اس طرح کا دھوکہ کھا جاتے ہیں۔

**تفسیر صوفیانہ** وَمِنَ الشَّيَاطِينِ مَن يَغُوصُونَ لَهُ وَيَعْمَلُونَ عَمَلًا دُونَ ذَٰلِكَ وَكُنَّا لَهُمْ حَافِظِينَ۔ اور وہم و تخیل کے شیاطینِ باطن میں سے کچھ طاغوتی قوتیں ہم نے عقلِ علمی کے لیے مسخر فرما دیں جو عقلِ علمی کے حکم سے ہیولیٰ جسمانی کے سمندروں میں غوطے لگا کر جزئیاتِ اسرار کے معانی اور کلیاتِ ابرار کے موتی نکالتے ہیں اور یہی طاغوتی قوتیں جب عقلِ علمی کے قابو میں آجاتی ہیں تو اس کے علاوہ بھی ترکیبِ صالحات تفصیلِ عملیات، شریعت کی مصنوعات طریقت کے ملبوسات کے عمل کرتی